

رکوع میں تسبیح سے پہلے ایک رکن کی مقدار خاموش رہنے سے نماز کا حکم



دارالافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 29-10-2025

ریفرنس نمبر: HAB-0663

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کوئی نمازی رکوع میں جا کر سوچ میں پڑ جائے جس کے سبب تسبیحات پڑھنا بھول جائے اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار خیالوں میں گم رہے اور اس کے بعد یاد آنے پر فوراً رکوع کی تسبیحات پڑھ کر رکوع مکمل کرے تو کیا ایسے شخص کی نماز درست ہو جائے گی یا رکوع میں اس قدر سوچنے اور خاموش رہنے کے سبب نماز میں کوئی کمی ہو جائے گی؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

بیان کردہ صورت میں اس شخص کی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی، اس لئے کہ یہاں رکن کی مقدار خاموش رہنے کی وجہ سے نہ کوئی فرض یا واجب ترک ہوا اور نہ ہی ان کی ادائیگی میں کوئی تاخیر واقع ہوئی ہے، زیادہ سے زیادہ رکوع کی تسبیحات جو سنت ہیں ان کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی اور سنن میں تاخیر تو کجا ان کے ترک سے بھی نماز نہ مکروہ تحریمی ہوتی ہے اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

تفصیل:

سجدہ سہو، بھول کر کسی واجب کو ترک کرنے، واجب یا فرض کو مؤخر کرنے یا کسی اجنبی

فاصلے کے سبب لازم ہوتا ہے، سنت کو ترک کرنے یا اسے مؤخر کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے: ”لا یجب الا بترك واجب او تأخيره او تأخیر ركن ساهياً هذاهو الاصل وانما یجب بالزیادة لانها لا تعری عن تأخیر ركن او ترك واجب“ یعنی: سجدہ سہو اسی وقت لازم ہوتا ہے جبکہ بھولے سے واجب ترک ہو جائے یا واجب یا رکن میں تاخیر ہو جائے، یہی اصول ہے، البتہ اضافے کے سبب بھی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے، کیونکہ وہ رکن کی تاخیر یا واجب کے ترک سے خالی نہیں ہوتا۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 519، طبع: بیروت)

بحر الرائق میں ہے: ”قید بترك الواجب لأنه لا یجب بترك سنة كالثناء والتعوذ والتسمية وتكبيرات الركوع والسجود وتسبیحاتها“ یعنی: ترک واجب کے ساتھ سجدہ سہو کو مقید کیا، کیونکہ سنت ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، جیسا کہ ثناء، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات رکوع و سجدہ اور ان کی تسبیحات کو ترک کرنا۔ (البحر الرائق، جلد 2، صفحہ 106، طبع: بیروت)

اور نماز میں کچھ سوچنا یا خیالات میں ڈوبنا بھی اسی وقت موجب سجدہ سہو ہوتا ہے جبکہ اس کے سبب ترک واجب لازم آئے یا تاخیر رکن یا واجب ہو، چنانچہ منیۃ البصلی مع التعليق السجلی میں ہے، وعبارۃ المنیۃ بین القوسین: ”(الاصل فی التفكير ان منعه عن اداء ركن او واجب يلزمه السهو) اختلف فی التفكير الموجب للسهو، فقيل ما لزم منه تأخیر الواجب أو الركن عن محله بأن قطع الاشتغال بالركن أو الواجب قدر أداء ركن وهو الأصح كما فی رد المحتار“ یعنی: (تفکر میں اصول یہ ہے کہ اگر تفکر نے نمازی کو ادائے رکن یا واجب سے روکا، تو

سجدہ سہو واجب ہو گا) سوچنا جو سجدہ سہو کے لازم ہونے کا سبب ہے، اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ جس سے واجب یا رکن کو اس کے محل سے مؤخر کرنا لازم آئے جیسا کہ تفکر کی وجہ سے ایک رکن کی مقدار، فرض یا واجب کی ادائیگی میں مشغولیت سے رک جائے اور یہی زیادہ صحیح

ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے۔

(التعلیق المجلی لمافی منیة المصلی، صفحہ 435، طبع: ضیاء القرآن)

اور اگر سنن کی ادائیگی میں تاخیر ہو جبکہ رکن یا واجب اپنے محل پر ادا ہو تو اس صورت میں

تفکر سے ہر گز سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”الأصل

في التفكير أنه إن منعه عن أداء ركن كقراءة آية أو ثلاث أو ركوع أو سجود أو عن أداء واجب

كالقعود يلزمه السهو لا يستلزم ذلك ترك الواجب وهو الإتيان بالركن أو الواجب في محله،

وإن لم يمنعه عن شيء من ذلك بأن كان يؤدي الأركان ويتفكر لا يلزمه السهو. وقال بعض

المشايع: إن منعه التفكير عن القراءة أو عن التسبيح يجب عليه سجود السهو وإلا فلا، فعلى

هذا القول لو شغله عن تسبيح الركوع وهو راعع مثلاً يلزمه السجود، وعلى القول الأول لا

يلزمه وهو الأصح“ ترجمہ: سوچنے میں اصل یہ ہے کہ اگر یہ رکن کی ادائیگی سے مانع ہو، جیسے ایک

یا تین آیتوں کی قراءت، یا رکوع، سجود سے مانع ہو، یا پھر واجب کی ادائیگی سے مانع ہو، جیسے قعود

تو سجدہ سہو لازم ہوگا، اس لیے کہ یہ چیز ترک واجب کو لازم کرتی ہے اور وہ رکن یا واجب کو اس کے

محل میں ادا کرنا ہے، ہاں! اگر سوچنا ان دونوں سے مانع نہ ہو، اس طرح کہ وہ نمازی سوچتے ہوئے

ارکان ادا کرے، تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، جبکہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر سوچنا قراءت یا تسبیح

سے مانع ہو، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اگر ان سے مانع نہ ہو، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، اس

قول کی بنیاد پر اگر کوئی شخص رکوع کرتے ہوئے رکوع کی تسبیح بھول جاتا ہے، تو اس پر سجدہ

سہو واجب ہوگا، جبکہ پہلے قول کی بنیاد پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، اور یہ (تسبیح بھولنے کی صورت میں

سجدہ سہو واجب نہ ہونے کا) قول اصح ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 93، طبع: بیروت)

در منتقى اور حاشیہ طحاوی علی الدر المختار میں ہے: ”تفكر في صلاته ان منعه عن أداء ركن

کقراء آية اور كوع او سجود او اداء واجب كالقعود يلزمه السهو، وان لم يمنع او منعه عن سنة كالتسبيح في ركوعه لا يلزمه، هو الاصح “يعني: نماز میں سوچنے لگا، اگر سوچنا کسی رکن کے ادا کرنے سے مانع ہو، جیسے آیت کی قراءت یا رکوع و سجود یا کسی واجب سے مانع ہوا، جیسے قعود تو ان صورتوں میں سجدہ سہولازم ہوگا، اگر سوچنا رکن کی ادائیگی سے مانع نہیں ہوا یا سنت سے مانع ہوا جیسے رکوع کی تسبیح، تو سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔ یہی قول اصح ہے۔

(الدر المنقی مع مجمع الانهر، جلد 1، صفحہ 227، طبع: کوئٹہ)

والله اعلم عز وجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

06 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 29 اکتوبر 2025ء